21

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۳ جلد ۱۱

چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

یکم فروری ۱۹۳۷ء سنہ ۶ | فہرست مضامین | ۱۸- ذی قعدہ ۱۳۵۵ سنہ ھ

خلاصہ تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ۳/۱۵

ننھی اماں ۱۶/۱۷

اشتہارات وغیرہ ... ۱۸/۲۰

محترمہ زبیدہ صاحبہ اہلیہ محمد نواز خان صاحب سیالکوٹ

محترمہ فاطمہ خانون صاحبہ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح کی طرف توجّہ کی جائے

مصباحی بہنوں کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مصباح کی طرف پوری پوری توجہ کریں۔ جو خریدار ہیں وہ اس کا چندہ ادا کریں۔ نیا سال ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء سے شروع ہو چکا ہے۔ اخبار برابر آپ کی خدمت میں پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے چندے کی وصولی کے لئے وی پی کرنا۔ اور پھر وی پی انکاری واپس آنا بہت خرچ اور حرج کا موجب ہے۔ تین آنے فی وی پی کے حساب سے ساٹھ ستر روپے کا نقصان ہو جاتا ہے۔ اس لئے کیا ہی اچھا ہو کہ ہر مصباحی خریدار اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدے۔ اور اس طرح پر پانچ آنے کے زائد خرچ سے بچ جائیے۔ اور ہمارا بھی خرچ نہ ہو۔ کچھ مصباحی بہنیں ایسی ہیں جن کے ذمے سال گذشتہ کا چندہ بھی ہے۔ وہ مہربانی کر کے ادا کریں ؛

۲۔ اس کے بعد یہ عرض ہے۔ کہ جب آپ خود خریدار ہیں۔ تو دوسری بہنوں کو بھی اپنے اقرباء و واقفیت سے خریدار بنائیں۔ کیونکہ مصباح کا خرچ اتنا ہے۔ کہ باوجود سخت کفائیت کے اپنی موجودہ آمد سے نہیں چل رہا ہے۔ کم از کم ۵۰۰ خریدار اور ہونا چاہیئے۔ جو لکھی پڑھی بہنیں ہیں اور مضمون لکھ سکتی ہیں وہ مہربانی فرما کر مضامین سے بھی امداد فرماتی رہیں ؛

اطلاع محترمہ نجم النساء بیگم صاحبہ کا مضمون حفظان صحت اور ماسٹر عبدالواحد صاحب آف اصلاح کا مضمون سادگی پر اگلی اشاعت میں چھپے گا ؛

اعلان ضروری جن مصباحی خریداروں کا چندہ وصول نہ ہوا ان کے نام یکم مارچ کا مصباح وی پی ہوگا۔ جسے ضرور وصول کر لینا ہوگا ؛

دارالامان سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خیر و عافیت سے ہیں۔ حضرت امّ المومنین کی طبیعت عموماً ناساز رہتی ہے۔ سب بہنیں دعاءِ صحت و ازدیاد عمر فرماتی رہیں ؛

۲۶ جنوری خواتین جماعت احمدیہ کے ووٹ کا دن تھا۔ ووٹ نہایت تنظیم و عمدگی کے ساتھ ڈالکر ہماری بہنوں نے اپنی خوش سلیقگی اور فرض شناسی کا ثبوت دیا [redacted] ۳۵ ووٹ بحق چوہدری فتح محمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم فروری ۱۹۳۷ء

تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
جو جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ پر فرمائی

تشہد۔ الحمد شریف اور سورۃ الم نشرح لک صدرک کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔ ہر ایک کام جو ہم کرتے ہیں۔ اس کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور نکلتا ہے۔ اور جو کام بے نتیجہ ہو۔ اس کو کوئی عقلمند انسان کرنا پسند نہیں کرتا۔ مثلاً زمیندار کو ہی دیکھو۔ وہ ایک نتیجہ کی امید پر کس قدر محنت کرتا ہے۔ پہلے زمین پر ہل چلاتا ہے۔ پھر اسپر سہاگا پھیرتا ہے۔ پھر اس میں بیج بکھیرتا ہے پانی دیتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے۔ کہ میرا ایسا کرنا ضائع نہیں جائیگا۔ بلکہ میری یہ محنت کئی گنا زیادہ پھل لائیگی کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ میرے باپ دادا نے ہمیشہ اسی طرح ہل چلایا، بیج بویا جب غلہ ملا لیکن اگر زمیندار دیکھتا کہ میرے ہل چلانے، سہاگا پھیرنے اور بیج بکھیرنے، کھاد ڈالنے پانی دینے کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا یا پانچ دس دفعہ تو ہوگیا اور پھر کھیتی نہیں ہوئی۔ تو وہ اتنی محنت نہ کرتا۔ لیکن وہ دیکھتا ہے۔ کہ نتیجہ ہمیشہ ہی نکل آتا ہے۔ کبھی شاذو نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ کھیتی خراب ہو جائے۔ کھیتی خراب ہونے پر وہ اسکے ماہرین کے پاس جاکر پوچھتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے ہماری کھیتی خراب ہوگئی۔ پھر جو اسکو مشورہ ملتا ہے زمیندار جاکر اسپر عمل کرتا ہے۔ اور اسکو پورا یقین ہوتا ہے اپنے کام کے نتیجہ نکلنے کا۔ اسی وجہ سے وہ سردی کے موسم میں صبح سویرے جاکر پانی دیتا ہے۔ اور گرمی کے دنوں میں دوپہر کیوقت خوشی سے اپنے کھیتوں میں کام کرتا رہتا ہے۔ اور کبھی محنت سے نہیں اُکتاتا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اسی لئے کہ اُسے پورا یقین ہے۔ کہ میری محنت ضائع نہیں جائیگی۔ بلکہ یقیناً اس کا نتیجہ نکلیگا۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ اگر ایک زمیندار تھوڑا سا بیج بکھیر کر جو چند روپوں کا ہوتا ہے ایک سال کے غلہ کے لئے اسقدر محنت کرتا اور یقین رکھتا ہے۔ کہ محنت ضائع نہ جائیگی۔ تو کیا جو کام ہماری جماعت کے لاکھوں آدمی کر رہے ہیں۔ اور اپنے پیٹ کاٹ کر چندے دیتے ہیں۔ اپنے عزیزوں سے رشتے توڑ کر جماعت سے رشتے جوڑتے ہیں۔ تو اگر لاکھوں روپیہ خرچ کرنے اور اس قدر تکلیفیں اُٹھانے کا نتیجہ نہ نکلے تو ہم سے بڑھ کر بدنصیب کون ہوگا۔ جب زمیندار چند روپوں کا غلہ ڈالکر نتیجہ لے لیتا ہے۔ تو ہم جو ہزارہا روپیہ خرچ کرتے ہیں پھر اس کا کوئی نتیجہ نہ پائیں۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی دو ہی وجہ ہو سکتی ہیں۔ یا تو راستہ غلط ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے۔ یا ہم صحیح استعمال نہیں کرتے۔ زمیندار کی کھیتی خراب ہو جائے تو وہ زمین کے ماہرین سے جاکر پوچھتا ہے۔ اور جو وہ عمل بتاتے ہیں اس کی اصلاح کر لی جاتی ہے۔ اسی طرح جو راستہ ہم نے اختیار کیا ہے۔ اس کی صحت کا علم ہو سکتا ہے کہ آیا وہ غلط ہے یا صحیح مثلاً ہمارے سلسلہ کی پہلی بنیادی باتیں جن میں ہم دوسروں سے اختلاف رکھتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ پہلی بات اختلاف کی وہ کہتے ہیں۔ کہ ایک مامور آنیوالا ہے ہماری اصلاح کیلئے۔ اور ہم لوگ کہتے ہیں وہ مہدی علیہ السلام آچکے جو بانی سلسلہ احمدی تھے۔ اور جس عیسیٰ کے متعلق وہ کہتے ہیں آئینگے۔ ہم کہتے ہیں وہ آچکے۔ دوسری بات ہم کہتے ہیں کہ قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے اور انسان قرآن مجید کی فرمانبرداری میں نبی کا درجہ بھی پاسکتا ہے۔ جن لوگوں سے ہمیں اختلاف ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ رسول کریمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ یہ دو موٹے اور اہم اختلاف ہیں۔ اس کے علاوہ ہم میں اور ان میں بہت سے اختلاف ہیں۔ مثلاً ایک احمدی کہتا ہے آنیوالا باہر سے نہیں آئیگا۔ بلکہ ہم میں سے ہی ہوگا۔ غیر احمدی کہتے ہیں کہ آسمان سے آئیگا۔ احمدی کہتے ہیں۔ قرآن پر چلکر انسان وہ انعامات حاصل کر سکتا ہے جنکا قرآن میں ذکر ہے۔ غیر احمدی کہتے ہیں۔ قرآن مجید ہمیں خواہ کیا بتائے لیکن جو ہمارے عقیدے ہیں وہی درست ہیں۔ ان کے دلمیں قرآن کی اتنی عظمت نہیں جتنی انکی اپنے خیال کی لیکن بہت کم عورتیں ان مسئلوں پر غور کرتی ہیں۔ صرف چند عورتیں ہیں جو ان مسئلوں کو جانتی ہیں یا ان کو اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ اسی وجہ سے وہ دوسری عورتوں کے سامنے ٹھیر نہیں سکتیں۔ اگر ہماری عورتیں ان مسئلوں کو سمجھ لیں تو پھر کوئی عورت ان کے مقابلہ پر ٹھہر نہیں سکتی ::

پس راستہ اختیار کرنے میں ہماری کوئی غلطی نہیں اگر نتیجہ نہیں نکلتا۔ تو عمل کی غلطی ہے۔ مثلاً اگر قرآن شریف کوئی اپنے سامنے اُلٹا رکھ لے اور اُلٹا ہونے کیوجہ سے نہ پڑھا جائے۔ تو کیا قرآن غلط ہے یا پڑھنے والے کی اپنی عقل۔ پس اسی طرح ہر احمدی عورت جان لے۔ کہ عیسےٰ کے متعلق قرآن شریف میں اور حدیث میں صفائی سے یہ موجود ہے کہ عیسےٰ جو پہلے تھے وہ دوبارہ نہیں آئیں گے۔ بلکہ آنیوالا اسی اُمت میں سے ہوگا۔ پس پہلی چیز جسکو دیکھنا چاہیئے وہ یہ ہے۔ کہ خدا کا کلام اور اسکے رسُول کا کلام کیا بتاتا ہے۔ رسول کریمؐ کے ارشادات کو وہی لوگ جان سکتے تھے جنہوں نے اپنی زندگیاں رسول کریمؐ کی خدمت میں گذاری یعنی صحابہ رسول کریمؐ جیساکہ حدیثوں سے ثابت ہے۔ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد صحابہؓ میں ایک شور پڑ گیا۔ کیونکہ رسُول کریمؐ کی وفات اچانک ہوئی۔ ان صحابہؓ کو خبر نہ تھی۔ کہ آپؐ کی وفات اس قدر جلدی ہو جائیگی۔ وفات کے قریب حضور انور علیہ السلام پر یہ سورۃ نازل ہوئی:۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا یعنی اے لوگو! جب تم دیکھو لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگ گئے۔ تو خدا تعالیٰ کی تسبیح کرو ساتھ حمد اپنے رب کی اور غفران و حفاظت مانگو یقیناً وہ ہے رجوع برحمت ہونیوالا۔ یعنی نبی کریمؐ کو بتلایا کہ تُو خدا کے قرب میں حاضر ہونیوالا ہے۔ اور کامیابی کا زمانہ آگیا۔ اس پر صحابہؓ بہت خوش ہوئے۔ مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔ اور اس قدر روئے کہ گھگی بندھ گئی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ سنبھلکر بیٹھ گئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ہم اپنی جانیں اپنے ماں باپ اپنے بیوی بچوں کی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ لوگ حیران تھے اور کہتے تھے کہ بڈھے کی عقل کو کیا ہو گیا ہے۔ لیکن رسول کریمؐ نے فرمایا۔ اس کو ابوبکرؓ نے خوب سمجھا۔ رسول کریمؐ حضرت ابوبکرؓ سے بہت محبت کرتے تھے چنانچہ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ کہ مجھے سب سے زیادہ پیارا ابوبکرؓ ہے۔ اگر خدا کے سوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ پھر آپ نے کہا۔ سب کھڑکیاں بند ہو جائیں گی صرف ابوبکرؓ کے لئے کھڑکی کھلی رہے گی۔ ایسا فرمانا بطور پیشگوئی کے تھا۔ کہ ابوبکرؓ خلیفہ ہو کر نماز پڑھانے کے لئے کھڑکی سے مسجد میں داخل ہوا کریں گے۔ پس رسول کریمؐ کو جو محبت حضرت ابوبکرؓ سے تھی۔ اور جو ابوبکرؓ کو رسول کریمؐ سے تھی۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کا درجہ کسقدر بلند تھا۔ لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا۔ آپ اس بشارت نصرت پر کیوں روئے۔ آپ نے کہا۔ خدا کے نبی دین کے پھیلانے کے لئے آتے ہیں۔ جب دین کی ترقی ہو گئی۔ تو آپ بالضرور واپس اپنے مولیٰ کے حضور واپس چلے جائیں گے۔ اسی لئے حضرت ابوبکرؓ نے قرآن کی یہ آیت سنکر کہا۔ کہ یا رسول اللہ ہماری جانیں ہمارے ماں باپ کی جانیں، ہمارے بیوی بچوں کی جانیں آپ کی جان پر قربان ہوں۔ اب اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ صحابہؓ میں سب سے بہتر قرآن کو سمجھنے والے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب وفات ہوئی۔ تو اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ باہر تھے۔ حضرت عمرؓ کو جب علم ہوا۔ کہ رسول کریمؐ فوت ہو چکے ہیں۔ تو آپؓ میان سے تلوار نکال کر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اگر کوئی کہے کہ رسول کریمؐ فوت ہو گئے۔ تو میں تلوار سے سر اُڑا دوں گا۔ رسول کریمؐ فوت نہیں ہوئے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے ملنے گئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے ملنے گئے تھے۔ اور حضرت عمرؓ کی اس بات کا اثر تمام مسلمانوں پر ہوا۔ ایک صحابیؓ مسلمانوں کی حالت دیکھکر بہت گھبرائے۔ وہ بہت سمجھدار تھے۔ انہوں نے کہا دوڑ کر جاؤ اور حضرت ابوبکرؓ کو خبر دو کہ مسلمان بگڑ رہے ہیں جلدی آئیں۔ پس ابوبکرؓ جو اتفاق سے باہر گئے ہوئے تھے۔ فوراً آپہنچے اور آپ کے پاس گئے اور کپڑا چہرے پر سے ہٹایا۔ زیارت کی۔ اور کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ پر دو موتیں وارد نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریگا۔ ایک موت اور دوسری قوم گمراہ ہو۔ ہر چند حضرت ابوبکرؓ کمزور اور نرم مزاج آدمی تھے۔ حضرت عمرؓ جو تلوار لئے کھڑے تھے ان کے پاس آئے اور کہا۔ اے عمرؓ بیٹھ جاؤ۔ لیکن حضرت عمرؓ جوش میں آکر پھر کھڑے ہو جاتے۔ حضرت ابوبکرؓ ان کے اس جوش کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور یہ آیت پڑھی۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرسل۔ اے لوگو! محمدؐ (صلعم) تو فوت ہو چکے ہیں۔ جو کوئی (سیدنا) محمد صلعم کو پوجتا تھا وہ سن لے کہ محمدؐ تو فوت ہو چکے۔ اور جو خدا کو پوجتا ہے وہ سن لے کہ خدا کبھی نہیں مرتا۔ محمدؐ خدا کے ایک رسول تھے۔ اگر محمدؐ فوت ہو جائیں تو کیا تم پھر جاؤ گے حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ جب میں نے یہ آیت سنی۔ میری یہ حالت تھی۔ میری لاتیں مجھ کو کھڑا نہیں کر سکتی تھیں۔ اور مجھ کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ قرآن میں یہ آیت آج ہی نازل ہو رہی ہے۔ دیکھو یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو رسول کریمؐ کی زندگی کے بعد معاً واقع ہوگیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہؓ کا یہ عقیدہ نہ تھا۔ کہ حضرت عیسےٰؑ زندہ ہیں۔ اگر حضرت عمرؓ کا یہ عقیدہ ہوتا۔ کہ عیسےٰؑ آسمان پر ابھی تک زندہ ہے۔ تو وہ اپنی بات کی تائید میں یہ بات ضرور پیش کرتے۔ کیا حضرت عمرؓ بھول گئے تھے۔ فرض کیا حضرت عمرؓ بھول گئے تو کوئی صحابیؓ تو کہتے۔ کہ عیسےٰ نبی تو زندہ ہیں۔ اب بتاؤ صحابہؓ سے بہتر کون دین جانتا تھا۔ پنجابی کی ایک مثال ہے۔ کہ "گھروں میں آواں سنیہے نوں دیویں" سب سے بہتر جاننے والے صحابہؓ۔ برکات حاصل کرنیوالے صحابہؓ۔ وہ اس بات کو نہ سمجھے اور پیچھے آنیوالے جان گئے۔ تعجب حضرت عمرؓ کو موسیٰ علیہ السلام کی طور پر جانے کی مثال تو سوجھ گئی۔ مگر عیسےٰؑ کا ذکر یاد نہ رہا۔ دوسری عجیب بات یہ ہے۔ کہ ما محمد الا رسول کی آیت اسی صورت میں بطور دلیل ہو سکتی ہے جبکہ پہلے سب رسول فوت ہو گئے ہوں۔ تو یہ آیت جب بطور دلیل ہوئی تو کوئی نہیں کہتا۔ کہ حضرت عیسےٰؑ تو فوت نہیں ہوئے۔ یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ صحابہؓ میں سے کسی کے دماغ میں یہ بات نہ تھی۔ اگر کسی صحابی کے دماغ میں حضرت عیسےٰؑ کی زندگی کا خیال ہوتا۔ تو وہ مرجاتا یہ سنکر کہ عیسےٰؑ زندہ ہوں اور رسول کریمؐ فوت ہو جائیں۔

ایک شاعر نے صحابہؓ کے دلی خیالات کو ان اشعار میں نہایت خوبصورتی سے قلمبند کیا ہے:۔

ے کنت السواد لناظری۔ فعمی علیك النواظر
من شاء بعدك فلیمت۔ فانی کنت علیك احاذر

تو ہماری آنکھوں کی پتلی تھا۔ اب جہان ترے جانیسے ہماری نظروں میں تاریک ہے۔ تیرے بعد جو چاہے مرے ہمیں تو صرف تیرا ہی خطرہ تھا۔ جب تو نہیں تو جہان میں کچھ بھی نہیں۔

یہ ایک ایسا اہم واقعہ ہے۔ کہ اس کے بعد کوئی خیال ہی نہیں کر سکتا۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ کوئی عیسائی کرے تو کر سکتا ہے۔ اس کے بعد پھر ایک اختلاف پیدا ہوا۔ عبد اللہ بن سبا سے اسنے یہ عقیدہ پھیلانا شروع کیا۔ کہ وہ خدا جس نے قرآن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

24

نازل کیا تم کو پھر اس مقام پر لائیگا۔ تو صحابہؓ نے اسکو مرتد خیال کیا۔ اگر عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ رسول کریمؐ بھی زندہ ہیں۔ جو آیت ابو بکرؓ نے پڑھی اس کے تو یہی معانی ہو سکتے ہیں کہ یا تو عیسےٰؑ کو رسول نہ مانا جائے۔ اور یا رسُول کریمؐ پہلے اور عیسےٰ علیہ السلام بعد ہیں۔ مگر یہ سب پر واضح ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام پہلے آئے اور وہ رسول بھی تھے۔ پس اس آیت کے موجب وہ فوت بھی ہو گئے۔ کیونکہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ نبی کریم صلعم سے پہلے کے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس صحابہؓ کی گواہی اور قرآن مجید کی گواہی کے بعد اور کونسا گواہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ایک موٹی دلیل پیش کی ہے۔ یاد رکھیں تین آئتیں قرآن مجید کی ہیں جو عورتیں یاد کر لیں۔ پھر کوئی اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک تو وہ آیت جو ابو بکرؓ نے پڑھی۔ مَا محمد اِلَّا رسُول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اور دوسری آیت قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ کے آخری رکوع میں فرمایا ہے۔ وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ ق بِحَقٍّ اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ ط تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ ط اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَھُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِہٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ج وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ ج فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ۔ یعنی جب خدا پوچھیگا۔ کہ اے عیسےٰؑ کیا تُو نے لوگوں کو کہا تھا۔ کہ مجھ کو اور میری ماں کو دو خدا مانو۔ عیسےٰؑ جناب الٰہی میں عرض کریں گے۔ اے خدا میری کیا مجال تھی۔ کہ مَیں وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں۔ اگر مَیں نے ایسا کہا تو حضور کو علم ہے۔ تُو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے۔ اور مجھے تیری علم کا احاطہ نہیں۔ تو ہی غیبوں کا جاننے والا ہے۔ مَیں نے وہی کہا جس کا تُو نے مجھے حکم دیا۔ یہی کہ ایک اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب ہے۔ اور تمہارا رب ہے۔ اور مَیں اُن پر نگران رہا جب تک اُن میں زندہ موجود رہا۔ وہ توحید پر قائم رہے۔ پھر جب تُو نے وفات دی مجھ کو تو تُو ہی اُن کا نگران حال تھا۔ اللہ تعالےٰ یہ سوال قیامت کو کرے گا۔ تو اس آیت سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں۔ کہ قوم کے لوگ گمراہ نہیں ہوئے ہیں۔ اور اُن کی گمراہی اُن کی وفات کے بعد ہوئی۔ پس اگر عیسےٰ علیہ السلام زندہ موجود ہیں۔ تو پھر اُن کی اُمت گمراہ نہیں ہوئی۔ لیکن امت تو گمراہ ہو چکی ہے۔ کیونکہ وہ توحید پر قائم نہیں۔ پس اُمّت کی گمراہی بتاتی ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ قرآن کا یہی فیصلہ ہے۔ صحابہؓ کا بھی فیصلہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ پس اس بارے میں ہم نے جو راستہ اختیار کیا ہے ٹھیک ہے۔ اور ہم نے اس راستہ کے اختیار کرنے میں کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلطی نہیں کھائی۔ اور خدا ہم سے ناراض نہیں ہوا۔
دوسری بات یہ ہے۔ کہ رسول کریمؐ کے برکات سے کوئی غیر اُمتی آدمی خاص برکات حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ ایک موٹی مثال ہے جس سے پتہ چل جاتا ہے۔ دیکھو نماز ہر مسلمان بالغ عورت ہو یا مرد سب پر فرض ہے۔ اسلام کا حکم ہے۔ سات سال کے بچے کو نماز سکھاؤ اور دس سال کا بچہ اگر نماز نہ پڑھے۔ تو اُسے مار کر نماز پڑھاؤ۔ اور ایک دن میں پانچ وقت نمازیں فرض ہیں۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنے کا حکم دیا۔ دیکھو دوسری سُورتیں ہیں۔ بعض رکعتوں میں چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر الحمد شریف یعنی سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں فرض ٹھہرائی۔ پس ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس سورۃ کے اس قدر سکھانے کی کیا وجہ ہے۔ سو وہ آیت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ یا اللہ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ راستہ اُن لوگوں کا جن پر تُو نے انعام کیا۔ اور رسول کریمؐ نے فرمایا۔ کہ کوئی نماز بغیر سُورۃ فاتحہ کے نہیں ہو سکتی۔ اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ یہ سیدھا راستہ کونسا ہے۔ اور قرآن شریف اس کی کیا تشریح کرتا ہے۔ سورۃ النساء میں فرمایا۔ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝ وَإِذًا لَآتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝ مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر ہم لکھ دیتے ان پر کہ قتل کرو اپنے نفسوں کو۔ یا نکل جاؤ اپنے گھروں سے نہ کرتے وہ اس کو سوائے چند ایک کے اُن میں سے اور اگر وہ کرتے جس کی وہ نصیحت دیئے گئے تھے۔ البتہ ہوتا بہتر ان کیلئے اور زیادہ پختہ ہوتے ثابت قدمی میں اور تب ہم دیتے اُن کو اپنے ہاں سے اجر بڑا۔ اور البتہ ہدایت کرتے ہم اُن کو راہ راست کی۔ اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ اور رسولؐ کی۔ پس یہ لوگ ساتھ ان کے ہیں کہ انعام کیا اللہ نے جن پر نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیک لوگوں میں سے اور اچھے ہیں۔ یہ رفیق یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے۔ اور کافی ہے جاننے والا ؛

یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ دیکھو خدا خود تو سکھاتا ہے۔ کہ مجھ سے طلب کرو۔ اور وہ طلب کرنا کیسا فرض ٹھہرایا۔ کہ اسکے بغیر نماز ہی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ تو پھر پانچ وقت یہ دُعا کیوں سکھائی۔ کوئی عقلمند انسان بھی ایسا کرنا پسند نہیں کرتا۔ کہ جس کام کو کرنا نہ ہو اُس کو کہے۔ تو وہ خدا ایسا کیوں کرتا۔ ایک قصہ ہے۔ کہ ایک آدمی اپنی کھڑکی میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک لڑکے نے ایک کُتے کو روٹی دکھا کر بلایا۔ جب کُتا پاس آیا۔ تو لڑکے نے اُس کو ڈنڈا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

25

مارا۔ وہ آدمی جو بیٹھا ہؤا دیکھ رہا تھا۔ اس کو لڑکے کی اس حرکت پر بہت غصہ آیا۔ اور اُس نے لڑکے کو پیسہ دکھا کر بُلایا۔ جب لڑکا اسکے پاس آیا تو اس نے اسکو مارا۔ لڑکا رویا اور کہا۔ کہ پیسہ دینے کو بلایا۔ اور پھر مارا۔ اُسنے کہا کہ مَیں نے تمہیں سبق دینے کو ایسا کیا۔ تم جو کُتّے کو روٹی دکھا کر بُلاتے تھے اور پھر مارتے تھے تو دیکھو نہ کُتّے میں عقل تھی نہ لڑکے میں۔ تو کیا تم خدا میں اس آدمی جتنی بھی عقل نہیں مانتے۔ جو خدا ہم کو اُٹھاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مانگو مَیں دوں گا۔ لیکن دیتا نہیں۔ تو کیا خدا نے کروڑ ہا مسلمانوں کو یونہی حکم دیا اور وعدہ کیا۔ کہ میں تم کو وہی اگلے منعم علیہم کے انعام دوں گا مسلمان رات کو اُٹھ کر سردی کے موسم میں اپنے بستر چھوڑ دیتے ہیں۔ گرمی کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ لیکن وہ اپنا آرام ترک کر کے اُٹھتے ہیں۔ پھر ایک آدمی نہیں کروڑ ہا آدمیوں سے خدا نے مخول کیا۔ کہ مانگو لیکن جب مانگ رہے ہیں تو دیتا نہیں غور کی بات ہے۔ کہ قرآن مجید میں بھی یہ ہدایت نازل کردی۔ یہ لوگ خدا پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ خدا جھوٹے وعدے کرتا ہے۔

ایک مثال ہے۔ کہ مالک دے اور بھنڈاری کا پیٹ پھٹے۔ اللہ دیتا ہے۔ اور مولوی کہتے ہیں۔ کہ اُس کے خزانے کے مالک ہم ہیں۔ ہم دینے نہیں دینگے۔ ہمارا خُدا تو کہتا ہے۔ کہ تمہارے درجہ کے مطابق سب کچھ دوں گا۔ اور مولوی کہتے ہیں۔ ہم دینے نہیں دیں گے۔

دیکھو یہ ایک اور عجیب بات ہے۔ کہ نبوّت کا مسئلہ عورتوں سے منقول ہے۔ اور سُورۃ النساء میں اس کا ذکر ہے۔ یعنی عورتوں کی ہی سُورت میں اس کا ذکر ہے۔ یوں سمجھ لو کہ جب عورتوں ہی کی سُورت میں ذکر ہے۔ گویا عورت ہی نے یہ مسئلہ حل کیا ہے۔ جب مردوں میں اس مسئلہ میں اختلاف ہؤا۔ تو اس کو حل کرنیوالی ایک عورت ہی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ خدا نے تو عورتوں کی سُورت میں اسکو نازل کیا۔ اور عورت سے ہی حل کرایا۔ لیکن ہماری عورتیں کہتی ہیں۔ کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ گویا خدا تو کہتا ہے۔ کہ عورتیں سمجھ سکتی ہیں۔ مگر عورتیں کہتی ہیں۔ کہ نہیں سمجھ سکتیں۔ یہ تو بہت کھُلی دلیل ہے اس کو سمجھ لو۔ ہر روز دُعا کی جاتی ہے۔ کہ اَے خدا ہم کو یہ انعام دے۔ خدا نے سُورۃ النساء میں وعدہ فرمایا۔ کہ جس درجہ کا کوئی ہو۔ ہم اسکے درجہ کے مطابق اُس کو بنا دیتے ہیں۔ اب یہ مسئلہ حل ہو گیا۔

تیسرا مسئلہ جس میں ہمارا اُن کا اختلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود جنہوں نے آنا تھا۔ وہ آچکے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ابھی آئیں گے۔ یہ مسئلہ بھی ایک دو دلیلوں میں سمجھ میں آسکتا ہے۔ جو رسول کریمؐ نے اپنی سچّائی میں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں رسُول کریمؐ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اپنے دُشمنوں سے کہو۔ کہ مَیں نے نبوّت سے پہلے تُم میں ایک عمر گذاری ہے۔ اور تم اقرار کرتے ہو کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں نے بندوں پر کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تو کیا جب رات کو سویا صبح اُٹھ کر خدا پر جھوٹ بولنے لگ گیا؟ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امانت اور دیانت کا یہ حال تھا۔ کہ حضرت خدیجہؓ جو مکّہ میں سب سے زیادہ مالدار عورت تھیں۔ اور آپؐ کنگال۔ اور آپؐ کے کنگال ہونے کا یہ ثبوت تھا۔ عرب کا دستور تھا۔ کہ اپنے بچّے باہر دائیوں کے پاس بھیج دیتے تھے۔ تو اس سال جو دائیاں مکّہ میں بچّے لینے آئیں۔ تو ہر دائی آپؐ کے لے جانے سے انکار کرتی رہی۔ کیونکہ دائیاں جب بچّے پال کر لاتیں تو انکو خوب انعام اکرام ملتا۔ ان کو خیال تھا۔ کہ یہاں سے ہم کو کیا ملیگا۔ چنانچہ مائی حلیمہ بھی ایک دفعہ آپؐ کو دیکھکر چھوڑ گئیں۔ لیکن پھر جب شہر میں دُوسرا کوئی بچّہ نہ ملا۔ تو پھر واپس آکر وہی بچّے لے گئیں۔ آپؐ کی مالی حالت یہ تھی۔ کہ دایہ بھی نہ ملتی تھی۔ پھر جب والدہ فوت ہو گئی۔ تو اپنے چچا کے پاس رہے۔ گویا وہ تمام زمانہ بیکسی کی حالت میں گذارا۔ چچا کے بچے کھانے پینے کے وقت شور شر کرتے۔ لیکن آپؐ آرام سے ایک طرف بیٹھے رہتے کیونکہ چچا کے لڑکے جانتے تھے۔ کہ یہ تو ہمارے ٹکڑوں پر پل رہا ہے۔ اصل مالک تو ہم ہیں۔ اکثر آپؐ کے چچا کہتے بچّہ تُو نہیں ہنستا کھیلتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چچی کے دل میں بھی وہ محبت نہ تھی۔ آپؐ کے مقابلہ میں خدیجہؓ بہت مالدار عورت تھی۔ کئی تو اُن کے غلام تھے۔ اُن کی تجارت کے قافلے دُور دُور جاتے۔ اُن کی عادت تھی کہ اپنے غلاموں سے سب کے حالات دریافت کرتی رہتی۔

رسُول کریمؐ آپ کے پاس نوکر ہو گئے۔ اور ان کو ایک قافلہ کے ساتھ باہر بھیجا گیا جب واپس آئے تو بہت نفع ہوا۔ اسنے غلاموں سے جب ان کی نسبت دریافت کیا۔ تو غلاموں نے کہا کہ پہلے لوگ بہت سے نفعے خود رکھ لیتے تھے۔ لیکن ہم نے ان کو بہت امین پایا ہے۔ وہ آپؐ کی تعریف سُنکر اسقدر متأثر ہوئیں۔ کہ اپنے چچا کو بُلا کر پیغام شادی بھیجا۔ رسُول کریمؐ نے کہا کہ میرے چچا سے پُوچھ لو۔ اگر وہ رضامند ہوں تو پھر مَیں نکاح کر لوں گا۔ پھر چچا کی رضامندی سے اپنا نکاح حضرت خدیجہؓ سے کر لیا۔ آپؐ کی امانت اور دیانت کا یہ حال تھا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں خدیجہؓ نے آپؐ کے اس جوہر کو پہچان لیا اور حضرت خدیجہؓ نے اپنا تمام مال زر آپؐ کے سپرد کر دیا۔ جب حضرت خدیجہؓ نے کہا۔ کہ یہ میرا مال تمام آپؐ کا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ خدیجہؓ سچ کہتی ہو۔ پھر جسطرح میرا اختیار ہے مَیں کروں۔ پس آپؐ نے کہا۔ کہ سب سے پہلے یہ جو غلام ہیں۔ ان کو آزاد کر دو۔ حضرت خدیجہؓ کے دل پر آپؐ کی نیکی کا اس قدر اثر تھا۔ کہ انہوں نے کہا۔ بیشک آپؐ کو اختیار ہے۔ ان غلاموں میں ایک غلام زیدؓ بھی تھے۔ یہ ایک بہت بڑے رئیس کے لڑکے تھے۔ بچپن میں کوئی ان کو پکڑ کر بیچ گیا تھا۔ ان کا باپ تمام جگہ انکی تلاش کرتا کرتا بہت سا روپیہ لیکر مکّہ پہنچا۔ اور کہا کہ جسقدر آپ مال لینا چاہتے ہیں لے لیں۔ اور لڑکا ہمارے ساتھ کر دیں۔ اس کی ماں دس سال سے روتی روتی اندھی ہو گئی ہے۔ اور مَیں دس سال سے اس کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں رسُول کریمؐ نے خانہ کعبہ میں جاکر کہا۔ لوگو گواہ رہو۔ یہ آزاد ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہا کہ یہ تیرا باپ ہے۔ اس کے ساتھ چلا جا۔ دس سال اس نے اپنا کاروبار چھوڑ کر تیری خاطر اپنی عمر کا ایک حصّہ یُوں برباد کیا ہے۔ زیدؓ نے کہا۔ بیشک یہ میرا باپ ہے اور ایک مُدّت کے بعد ملا ہے۔ اور اس نے میری خاطر بہت تکلیف اُٹھائی ہے۔ اور کون ہے جس کو اپنے ماں باپ سے محبّت نہیں ہوتی۔ بیشک اس نے دس سال میری محبّت کے پیچھے برباد کئے ہیں۔ لیکن مجھ کو آپؐ کے سوا کوئی ماں باپ نظر نہیں آتا۔ خیال کرو۔ کہ آپؐ کو کس قدر انس تھا۔ باپ روتا ہوا چلا جاتا ہے۔ لیکن وہ آپؐ کی جُدائی پسند نہیں کرتا۔ پس یہ تھا آپؐ کی دیانت امانت صداقت، راستبازی کا حال۔ آپؐ نے علانیہ فرمایا۔ کہ اَے لوگو مَیں نے تم میں عمر گذاری ہے۔ بتلاؤ مَیں نے کبھی جُھوٹ بولا ہے۔ تو کیا مَیں خدا پر ہی جھُوٹ بولونگا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت ابوبکرؓ سُنکر فوراً ایمان لے آئے۔ کہتے ہیں۔ کہ جب آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ابوبکر صدیقؓ باہر گئے ہوئے تھے۔ اور واپس آتے ہوئے راستہ میں اپنے ایک دوست کے مکان پر ٹھیرے۔ اور آپؓ اپنی چادر ہٹا کر لیٹنے ہی لگے تھے جو اس گھر کی لونڈی نے آکر کہا۔ افسوس تمہارا دوست پاگل ہو گیا۔ اور کہتا ہے کہ مُجھ پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں۔ کہ وہ لیٹے بھی نہیں۔ اور فوراً چادر سنبھال کر بیٹھ گئے۔ اور رسُول کریمؐ کے گھر پہنچے۔ اور کہنے لگے۔ کہ مَیں نے سُنا ہے۔ کہ آپؐ پر فرشتے نازل ہوتے ہیں کیا یہ درست ہے؟ حضرت ابوبکرؓ چونکہ آنحضرتؐ کے گہرے دوست تھے۔ آپؐ کو یہ خیال تھا کہ کہیں ان کو ٹھوکر نہ لگ جائے۔ آپؐ ان کو تسلی سے بتانا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ کو قسم دے کر کہا۔ کہ آپؐ صاف بتائیں۔ آپؐ نے کہا درست ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا۔ بس آپؐ میرے ایمان کے گواہ رہیں۔ اور کہنے لگے۔ کہ آپؐ مجھ کو دلیلیں دیکر میرا ثواب کیوں کم کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلعم کو دیکھا۔ بعینہٖ یہی دلیل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی۔ آپ کے دعوےٰ سے پہلے محمد حسین بٹالوی نے اپنے ایک رسالہ میں براہین احمدیہ لکھنے کے بعد حضرت صاحب کی اس قدر تعریفیں لکھی ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ وہ اپنے رسالہ میں لکھتا ہے۔ کہ یہ شخص ایسا ولی اللہ ہے کہ اس نے جو خدمات دین کی کی ہیں۔ تیرہ سو سال میں کسی نے نہیں کیں۔ حالانکہ دیکھو۔ اس تیرہ سو سال میں بڑے بڑے صلحاء فضلاء اولیاء لوگ گذرے ہیں۔ اس کی نظر میں اُن سب سے بڑھ کر حضرت صاحب تھے۔ لیکن دعویٰ کے بعد اس نے جو مخالفت کی ہے۔ اس میں بھی سب سے بڑھ کر رہا۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ دعویٰ سے پہلی زندگی دیکھتے ہیں۔ بعد میں تو رسول کریمؐ کو بھی دشمنوں نے بہت بُرا بھلا کہا۔ لیکن بعد کی باتیں دشمنی کی ہوتی ہیں۔ گواہی تو دشمنی سے پہلے کی ہوتی ہے۔ یہ تینوں باتیں ہیں، جس میں قرآن مجید ہمارے ساتھ ہے۔ ایک لطیفہ ہے میاں نظام الدین صاحب ایک سادہ لوح نیک متقی آدمی تھے۔ جن لوگوں نے ان کو دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ مَیں چھوٹا بچہ تھا۔ اُن کو چائے کی بہت عادت تھی۔ وہ کیا کرتے۔ کہ چائے کی خشک پتّی منہ میں رکھ لیتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر جب پانی ملتا تو گرم پانی اُوپر سے پی لیتے۔ وہ محمد حسین بٹالوی کے دوست بھی تھے اور حضرت صاحبؑ کے بھی۔ محمد حسین نے اُن سے کہا۔ کہ حضرت صاحبؑ نے تو ایسا دعویٰ کیا ہے۔ تو ان کو یقین نہ آیا۔ کہنے لگے۔ کہ مرزا صاحبؑ تو بہت نیک آدمی ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اور وہ حضرت صاحبؑ کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ مَیں نے سُنا ہے۔ کہ آپ کہتے ہیں۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ کہ قرآن میں اس طرح ہے۔ وہ کہنے لگے۔ کہ قرآن میں تو لکھا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ حضرت صاحبؑ نے کہا۔ قرآن ہمارا حاکم ہے۔ اگر آپ قرآن سے ایک آیت بھی لے آئیں تو ہم مان لینگے۔ کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہیں۔ نظام الدین کہنے لگے۔ کہ مَیں پچاسؔ آیتیں ایسی لے آؤں تو پھر تو آپ مان لیں گے۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ مَیں کہتا ہوں کہ اگر تم ایک آیت بھی لے آؤ گے تو میں مان لونگا۔ کہنے لگا۔ کہ مَیں جاتا ہوں۔ اور بیسؔ آیتیں مولوی محمد حسین سے لکھوا لاتا ہوں۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ آپ ایک ہی لے آدیں تو ہم مان لیں گے۔ .... وہ کہنے لگا۔ کہ اچھا مَیں آج ہی لاہور جاتا ہوں۔ اور دسؔ ہی لکھوا لاتا ہوں۔ اور وہ لاہور گئے۔ اُن دنوں میں حضرت خلیفہ اوّلؓ بھی لاہور کسی کام کو آئے ہوئے تھے۔ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ مولوی محمد حسین اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کا مباحثہ ہو جائے۔ مولوی محمد حسین کہتا تھا کہ مباحثہ حدیث سے ہو۔ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کہتے تھے کہ قرآن سے ہو۔ اتنے میں نظام الدین صاحب بھی لاہور پہنچے تو مولوی محمد حسین چینیاں کی مسجد میں بیٹھے تھے۔ میاں نظام الدین جاتے ہی کہنے لگے۔ مولوی صاحب چھوڑو اس اشتہار بازی میں کیا رکھا ہے۔ میں حضرت صاحبؑ سے آسان فیصلہ کرآیا ہوں کہ آپ قرآن سے دسؔ آئتیں حیات مسیح کی تائید میں لکھدیں اور حضرت صاحبؑ تو کہتے تھے کہ ایک ہی لے آؤ۔ مگر آپ دسؔ لکھدیں۔ مولوی صاحب سخت درہم برہم ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ مَیں تو دوؔ مہینے کی سخت تکلیف اور بحث کے بعد نور الدینؓ کو حدیث کی طرف لارہا تھا۔ اور تم قرآن کی طرف لے جارہے ہو۔ میاں نظام الدین ایک منصف مزاج آدمی تھے کہنے لگے۔ کہ اچھا جدھر قرآن اُدھر ہم۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم سچے راستے پر ہیں۔ اور قرآن وحدیث وصلحاءِ اُمّت ہمارے ساتھ ہیں ؛

ایسے ہی طریق ہیں سیدھا راستہ چلنے کے لئے جنہیں تحریک جدید جاری کی گئی ہے۔ اگر مرد وعورت اس کو اچھی طرح سے سمجھ لیں تو بس خدا کی نصرت ہمارے ساتھ ہوگی۔ راستہ درست ہے۔ اور اگر ترقی نہیں ہورہی تو یہ ہماری کمزوری ہے۔ مثلاً تلوار تو ہے لیکن تلوار چلانی نہیں آتی۔ قصہ ہے کہ ایک بادشاہ کا ایک اردلی تھا۔ جو تلوار کے ایک وار میں گھوڑے کے چاروں پَیر کاٹ دیا کرتا تھا۔ بادشاہ کے لڑکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے دیکھا کہ یہ تلوار ایک وار میں گھوڑے کے چاروں پیر کاٹ دیتی ہے۔ بس یہ تلوار بہت اچھی ہے۔ اُسنے اردلی سے کہا کہ یہ تلوار مجھے دیدو۔ اُسنے تلوار نہ دی۔ وہ روتا ہؤا بادشاہ کے پاس گیا اور کہنے لگا۔ کہ مَیں نے اردلی سے تلوار مانگی تھی لیکن اُس نے نہ دی۔ بادشاہ نے اردلی کو بُلا کر کہا کہ تم کیسے ہمارے نمکحرام نوکر ہو۔ کہ ہمارا لڑکا تم سے تلوار مانگتا ہے اور تم نہیں دیتے ہو۔ سپاہی نے لڑکے کو تلوار دیدی۔ لڑکے نے گھوڑے کے پاؤں کاٹنے چاہے مگر وہ نہ کٹے۔ وہ روتا ہؤا پھر باپ کے پاس گیا۔ بادشاہ نے پھر سپاہی کو بُلایا اور کہا کہ تم نے ہمارے لڑکے کو وہ تلوار نہیں دی۔ سپاہی نے کہا کہ حضور بات یہ ہے کہ تلوار تو وہی ہے لیکن ان کو چلانی نہیں آتی۔ تو بات یہ ہے۔ کہ چلانیوالا تو سپاہی تھا تلوار کی اس میں کیا خوبی ہے۔ بس اِسی طرح دیکھو کہ قرآن ایک تلوار ہے۔ یہی قرآن مولویوں کے ہاتھ میں مُردہ تھا۔ یہی قرآن ہمارے ہاتھ میں تلوار ہے۔ مسیح موعودؑ نے ہمیں قرآن کی تلوار چلانی سکھائی ہے۔ اب اس تلوار کے ہوتے ہوئے فائدہ نہ اُٹھاؤ تو تمہارا اپنا قصور ہے۔ تمہیں اپنے نفسوں پر غور کرنی چاہیئے۔ کہ احمدی ہو کر تمنے کیا فائدہ اُٹھایا۔ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے کوئی نتیجہ نہ نکلے تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔ ایک جلسہ ہی کو دیکھو۔ اکثر ہمارے گاؤں کی عورتیں کہتی ہیں ہم جلسہ کھانے چلی ہیں۔ کیا یہی غرض ہے۔ اور اس

سردی کے موسم میں بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھا کر یہاں آتی ہو۔ اُن ریلوں میں سفر کرتی ہو جن میں دم گھٹتا ہے۔ یہاں آکر کھوری پر سوتی ہو۔ پتلی دال کھاتی ہو۔ یہ سب تکلیفیں اُٹھاتی ہو۔ اگر یہ تین دن تین سو ساٹھ ۳۶۰ دن کے لئے بیج بنکر غلہ کا کام نہیں دیتے۔ تو بہت افسوس کا مقام ہے۔ اور اگر واقعی تم ان تین دنوں میں معرفت کا بیج لیکر ۳۶۰ دن میں بوتی ہو تو خدا کی نصرت اور مدد تم کو مل گئی۔ جب خدا کی نصرت اور مدد مل گئی۔ تو سب کچھ مل گیا۔ تو پھر جو تکلیفیں تم اُٹھا کر آتی ہو تکلیفیں نہیں بلکہ آرام ہیں۔ دال نہیں کھاتی ہو۔ بلکہ سونا کھاتی ہو۔ تم کسیر پر نہیں سوتی ہو۔ بلکہ نرموں پر سوتی ہو۔ تم اعلیٰ ریلوں پر سفر کرتی ہو۔ لیکن سب کچھ اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ جب کچھ فائدہ اُٹھاؤ۔ دیکھو۔ ایک ہی چیز ہوتی ہے۔ ایک اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور ایک نقصان۔ مثلاً ایک سالن ہوتا ہے ایک کھا کر اُس سے طاقت حاصل کرتا ہے۔ اور دُوسرا اُسی سالن کو کھا کر پیٹ پکڑ کر دست پھرآتا ہے۔ دیکھو وُہی انگور اور امرُود جو دل اور دماغ کو راحت دیتے ہیں۔ ایک کے اندر خون بن جاتے ہیں اور دوسرے کے اندر ہیضہ کے جراثیم۔ دیکھو ایک گھاس ہے بکری کھاتی ہے۔ دُودھ دیتی ہے۔ وہی گھاس بکرا کھاتا ہے، بھینسا کھاتا ہے۔ بیل کھاتا ہے۔ وُہی گھاس پیشاب اور گوبر بنکر خارج ہو جاتی ہے۔ بیشک قرآن اعلیٰ ہے۔ مگر جیسی تمہارے اندر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشین ہوگی ویسا ہی تمہارے اندر کام کرے گی۔ دیکھو جیسا بکری اور بکرا ایک ہی گھاس کھاتے ہیں۔ ایک کے اندر دُودھ کی مشین ہے وہی گھاس دودھ بنجاتا ہے دوسرے کے اندر صرف پاخانہ کی مشین ہے وہ پاخانہ بنکر خارج ہو جاتا ہے۔ پس اگر تمہارے دل کے اندر نیکی اور تقویٰ ہے تو تمہارے اندر روحانی دُودھ بن جائیگا۔ اور جس سے تم دنیا کی مائیں بن جاؤ گی۔ اور اگر تم میں نیکی اور تقویٰ نہیں تو یہ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم پاخانہ بنکر نکل جائے گی جس سے تم بھی بھاگو گی اور لوگ بھی۔ پس اپنے اندر خدا کی محبت پیدا کرو۔ تم میں کتنی ہیں جنکو خدا کی محبت ہے بچوں اور خاوندوں کی محبت سے زیادہ ہے۔ ایمان سے دکھاؤ اگر تمہارے بچے قربانی کے لئے بُلائے جائیں تو تم خوشی سے پیش کرو گی۔ دیکھو خنساء ایک عورت تھیں۔ وہ بہت مالدار تھیں۔ اُس کے خاوند نے اُس کی تمام دولت جُوئے میں برباد کردی۔ اور وہ بار بار اپنے بھائیوں سے بہت دولت لائیں۔ اور اُن کے خاوند نے برباد کردی۔ اور خاوند جوانی میں ہی مر گیا۔ اُن کے چار لڑکے تھے۔ اُن کو پالا بڑھاپے میں اسلام لائیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ ایک لڑائی ہوئی سب سپاہی قسم کھا کر گئے۔ کہ فتح لیکر آئیں گے یا وہیں مرکر ڈھیر ہو جائیں گے۔ خنساء نے اپنے چاروں بیٹوں کو بُلا کر کہا۔ اور اُن کو اپنے احسان یاد دلائے۔ کہ دیکھو میں جوانی میں بیوہ ہوئی۔ تمہارا باپ جواری تھا اور میری تمام دولت لٹا چکا تھا۔ اور میں نے محنت کرکے تمہیں پالا تھا۔ آج میں تم سے یہ کہتی ہوں کہ تم جنگ میں جاؤ۔ یا تو فتح کرکے آنا یا اپنی جانیں وہیں دیدینا۔ دشمن کو ناکامی کی پیٹھ نہ دکھانا۔ بیٹوں کو رخصت کرکے خُدا کا فرض ادا کیا۔ پھر جنگل میں جاکر خُدا کے حضور نہایت گریہ وزاری سے دُعا کی اور مامتا کا حق ادا کیا۔ خُدا نے شام کو فتح دیدی۔ اِسوقت بھی محمدؐ شریف ایک لڑکا گجرات کا رہنے والا ہے۔ جہاں وہ رہتا ہے وہاں لڑائی ہے۔ انگریزوں کے قونصل نے اُسے بُلا کر کہا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ تاکہ تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ اُس نے جانے سے انکار کیا۔ قونصل نے کہا ہم تمہیں سرکاری خرچ پر پہنچا دیں گے۔ لیکن اُس نے کہا۔ میں یہاں مرنے ہی کو آیا ہوں۔ آخر اُسکو وہاں سے زبردستی باہر بھجوایا گیا۔ پس اگر تمہارے ہمسایہ کے بچے ایسا کرتے ہیں۔ تو تم اسی سے خوش مت ہو جاؤ۔ بلکہ کوشش کرو کہ تمہارا اپنا بچہ بھی ایسا کرے۔ دیکھو میں نے چھوٹی چھوٹی تحریکیں کی ہوئی ہیں۔ مثلاً ایک کھانا کھاؤ۔ سادہ زندگی بسر کرو۔ مگر ابھی بہت سے مرد عورت اور لڑکیاں ہیں۔ جو اس تحریک پر عمل نہیں کر رہی۔ غریب لوگ تو پہلے ہی ایک کھانا کھاتے ہیں۔ پس غریبوں کے لئے تو یہ مفت کا ثواب ہے۔ میں نے تحریک کی تھی۔ کہ گوٹا کناری مت لگاؤ۔ مگر جو پہلے کسی کے پاس ہوں۔ اُن کو سوائے شادی بیاہ کے مت پہنو۔ بعض غریب عورتیں سوال کرتی ہیں کہ جھوٹا گوٹا اور ٹھپہ لگالیں۔ دیکھو سچے گوٹے لگانے والیاں تو پھر بھی کچھ مالدار ہوتی ہیں۔ مگر جھوٹا لگانے والی تو اس بات کا ثبوت دیتی ہے کہ وہ غریب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر بھی فضولی سے باز نہیں آتی۔ دیکھو ایک ایک پیسہ کی قدر کرنی چاہیئے۔ پیسوں سے روپے بنتے ہیں۔ پس پیسوں کی قدر کرو۔ اُن ہی پیسوں کا گھی اپنے بچوں کو کھلاؤ تو صحت اچھی ہوگی۔ جھوٹے گوٹے کناری سے کیا فائدہ۔ جھوٹا زیور بھی مت خریدو۔ پہلے جو گذرا سو گذرا اب تم پیشتر اسکے کہ نئے قانون بنائے جائیں پہلے پر عمل کرو۔ خوانخواہ پھیری والوں سے کوئی سودا نہ خریدو پھیری والوں سے جو چیز لی جاتی ہے۔ غیر ضروری ہوتی ہے۔ دیکھو اگر تم کو ضرورت ہوتی تو تم اپنے خاوند کو بازار بھیجتیں اور وہ چیز منگواتیں۔ لیکن پھیری والے کا کپڑا دیکھکر پسند کرنا ہی بتاتا ہے۔ کہ اصلی ضرورت نہ تھی۔ دیکھکر پسند آگیا۔ پس یاد رکھو کوئی چیز بغیر ضرورت نہ خریدو۔ اور سادہ زندگی بسر کرو۔ میں اُمید کرتا ہوں خدا کی آواز آنے سے پیشتر اپنے آپکو تیار کرلوگی شرعی حکم کے ماتحت روزے رکھو۔ سوچو تم میں کتنی ایسی ہیں۔ جنکے ذمے روزے تھے اور دوسرے روزے آنے سے پہلے اُن روزوں کو پُورا کیا۔ پس دوسرے روزے آنے سے پہلے اپنے پہلے روزے پُورے کرو۔ سادہ زندگیاں بناؤ۔ تا تمہارے لڑکے اور لڑکیاں تمہارے نیک نمونے حاصل کریں۔ اور خدا بھی تم پر رحم کرے۔ اور ایسے ماں باپ جنہوں نے ایسے بچے پیدا کئے وہ تمہارے لئے دُعا کریں گے۔ اور قوم کیلئے بھی رحمت بنیں گے۔ پس تم اپنے اندر احمدیت کی ایسی رُوح پیدا کرو۔ اور ایسے بیج لیکر جاؤ۔ کہ تمہارے دلوں میں نُور اور عرفان پیدا ہو۔ اور ایسا بیج ہو۔ کہ تمہارے اندر ایسا پھل لائے جو تم سال بھر کھاؤ۔ اور تمہارے بچوں اور خاوندوں اور تمہارے بہن بھائیوں اور ہمسائیوں کی زندگیاں سنور جائیں ؛

دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا ؛ والسلام

(زبیدہ اہلیہ محمد نواز خاں سیالکوٹ)

ایڈیٹر :۔ مندرجہ بالا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تقریر کا ہلکا سا خاکہ ہے۔ بہن زبیدہ صاحبہ قابل شکریہ ہیں کہ کچھ نہ کچھ نوٹ کرلیا اور مرتب کرکے دیدیا۔ اسمیں اگر بعض جگہ مفہوم ٹھیک ادا نہ ہو یا عبارت میں وہ فصاحت نہ پائی جائے جو حضورؓ کی تقاریر کا خاصہ ہے۔ تو یہ مرتب کرنیکی کمی ہے۔ خواتین میں جو تقاریر ہوتی ہیں انکے قلمبند کرنیکا تاحال کوئی انتظام نہیں ہوا۔ اُمید ہے کہ آئندہ اس بارے میں منتظمین جلسہ کوئی بہتر تجویز کرینگے ؛

کلید صحت مفت

حفظ صحت اور صورت پر مختصر سا ایچ

نجم النساء بیگم صاحبہ مالک کارخانہ ہمدرد نسواں شاہدرہ لاہور نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جو اپنے مضامین کے لحاظ سے نہایت مفید ہے۔

ورزش۔ تازہ ہوا۔ غسل۔ بالوں کو صاف کرنا غذا۔ نیند۔ لباس۔ روشنی۔ صفائی۔ ازدواجی تعلقات حمل۔ بچوں کی پرورش۔ خاندانی مجربات۔ ہر موضوع پر سیر کن بحث ہے۔ ۴۸ صفحہ حجم۔ چھپوائی۔ کاغذ۔ لکھوائی اعلیٰ۔ صرف ایک آنہ محصول ڈاک کے لئے بھیجکر مفت منگوا کر فائدہ اُٹھائیں۔ پتہ اُوپر درج ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھی امّاں

(ترجمہ)

۱۷۶۳ء کا ذکر ہے کہ ایک گاؤں میں ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں گیارہ سالہ لڑکی رہتی تھی۔ باپ کے مرنے کے بعد جلدی ہی ماں نے بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ اور فرنکوائز (لڑکی کا نام) بے یار و مددگار ایک دو سالہ بھائی کے ساتھ چھوڑ دی گئی تھی۔ وہ جھونپڑی جو والدین کی موجودگی میں ان کی رہائش کیلئے ناکافی تھی۔ اب اسے بہت بڑی معلوم ہوتی تھی ؛

مرتے وقت اسکی ماں نے جین اس کے بھائی کو یہ کہتے ہوئے اسکے حوالے کیا کہ تم اسکی دُوسری امّاں ہو۔ گیارہ سالہ معصوم لڑکی نے پُرنم آنکھوں سے ماں کی آخری امانت کا ذمہ اُٹھایا اور یہ ثابت کر دیا کہ ایک بہن کس طرح اپنے بھائی کی خاطر جان قربان کر سکتی ہے ؛

اسوقت جبکہ اسکی ماں مری تھی گھر میں ایک وقت کے کھانے کو بھی کچھ نہ تھا۔ فرنکوائز کیلئے اسکے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ دربدر بھیک مانگے اور اپنا اور اپنے بھائی کا پیٹ بھرے مگر اس بہادر اور دلیر لڑکی نے یہ گوارہ نہ کیا کہ خیرات کے مال سے اپنے بھائی کو کھلائے۔ چنانچہ اس نے اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کمانے کو بھیک مانگنے پر ترجیح دی۔ راہگیر اسے دیکھتے اور حیران ہوتے تھے کہ کس طرح وہ تمام دن انگور کی بیل کے نیچے جو اُسکی جھونپڑی کے دروازے پر چڑھی ہوئی تھی بنتی اور کاتتی رہتی۔ اور بھائی کو اپنے پاس جھولی میں سُلا لیتی۔ آہستہ آہستہ اُس کے کام کی خبر تمام گاؤں میں پھیل گئی اور تمام لوگوں نے اپنا کام اُس کے پاس لانا شروع کر دیا۔ وہ تمام کام سنبھال لیتی اِس طرح جلدی ہی جھونپڑی میں مسرت اور شادمانی کی جھلک نظر آنے لگی۔ فرنکوائز اب اس قابل ہو گئی تھی کہ اپنے بھائی کی فیس ادا کر سکے۔ وہ غرباء کی مدد بھی کرتی اور ایک غریب بوڑھی عورت کو اپنے پاس لے آئی جو اس کا ہاتھ بٹاتی اور اس کی غیر حاضری میں گھر کی نگرانی بھی کرتی تھی۔ چار سال اسی طرح گذر گئے فرنکوائز اب پندرہ سال کی نوجوان لڑکی تھی۔ اور اس کے بھائی کی عمر چھ برس کی تھی۔ وہ ہر روز سکول جانے سے پہلے اپنی بہن کو جسے وہ چھوٹی امّاں کہا کرتا تھا پیار کرتا تب باہر نکلتا ؛

سردی کا موسم شروع تھا۔ ہر طرف برف ہی برف نظر آتی تھی۔ اُس نے کسانوں سے سُنا کہ گاؤں کے نزدیک بہت سے بھیڑیئے آئے ہوئے ہیں اور بعض دفعہ وہ گاؤں کے اندر بھی آ جاتے۔ اس کا بھائی بھی ہر روز اسی قسم کی کوئی نہ کوئی خبر لاتا۔ اور ننھے سے دھڑکتے ہوئے دل اور کانپتے ہوئے ہونٹوں سے اپنی بہن کو سُناتا۔ مگر شیر دل لڑکی ایسی باتوں سے بالکل نہ ڈرتی۔ اسی طرح باقاعدہ کام کے لئے باہر جاتی ؛

ایک دن صبح کے وقت وہ روٹی پکانے میں محو تھی۔ اچانک نظر جو اُوپر اُٹھائی تو اپنے آپکو بھیڑیئے کی گرفت میں پایا۔ لیکن وہ ڈرنیوالی کہاں تھی۔ جھٹ ایک لکڑی اٹھا خطرناک جانور سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑنا شروع کر دیا۔ آخر بھیڑیا زخمی ہو کر وہاں سے بھاگ گیا۔ فرنکوائز ابھی واپس آئی تھی۔ کہ ایک دردناک چیخ کی آواز سُنائی دی۔ یہ آواز اُس کے بھائی کی تھی۔ وہ بے تحاشہ بھاگتی ہُوئی گئی۔ تو کیا دیکھتی ہے۔ کہ بھیڑیئے کے پانچ بچے اُسے گھیرے ہُوئے ہیں۔ جھٹ اُسے گود میں اُٹھا لیا۔ اور لا کر آٹے کے گودام میں ڈال دیا۔ اسی اثنا میں بھیڑیا بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ وہ دیر تک ان موذی جانوروں کا مقابلہ کرتی رہی۔ آخر زخموں سے خون زیادہ بہ جانے کی وجہ سے بالکل نڈھال ہو گئی۔ طاقت نے بالکل جواب دے دیا۔ تو وہاں سے کھسک کر دُور ہو گئی۔ تاکہ بھیڑیئے بعد میں اس کے بھائی کو بھی نقصان نہ پہنچائیں چند گھنٹے گذر جانے کے بعد گاؤں کے کچھ لوگ وہاں سے گذرے۔ تو فرنکوائز کا وہاں نام نشان نہ تھا۔ اور اس کا بھائی خوف اور تکان کی وجہ سے سویا ہُوا تھا۔ اُس کی بہن نے جو اُس کی دُوسری اور آخری ماں تھی۔ اُس کی جان بچائی اور اپنی جان قربان کر دی ::

(فاطمہ خاتون از قادیان)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق

نہائیت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں!

۱ **موٹا پا دُور**:۔ بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر۔ روزانہ (۶ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہُوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹ر۔

۲ **حب نوازی**:۔ عورتوں کی جملہ امراض رحم، بے قاعدگی حیض۔ ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا خون کی کمی۔ ہسٹیریا۔ وغیرہ کیلئے ازحد مفید ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لیے ۶۶ گولی مروق ایک روپیہ محصول ۶ر آنے۔

۳ **مُفرح نوازی**:۔ نہائیت بیش قیمت ادویہ کا مرکب۔ خوش ذائقہ۔ خون صالح پیدا کرنیوالا۔ ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنیوالا مقوی دل و دماغ و دیگر تمام اعضائے رئیسہ۔ خوراک ۳ ماشہ۔ ۲۴ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصول ۶ر آنے۔

نوٹ:۔ ہر دوائی کے تین خریداروں کو محصول معاف۔

ملنے کا پتہ

احمدیہ مطب نوازی۔ کھرڑ ضلع انبالہ۔ حکیم سید محمد گلزار احمد چار تمغے یافتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی طلباء و طالبات کے لئے

ایک علمی و ادبی ماہنامہ کا اجراء ہوگا

عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ احمدی طلباء اور طالبات کے لئے ایک ماہنامہ جاری کیا جائے۔ جو اُن کو حیا سوز لٹریچر اور مخرب اخلاق رسالوں اور ناولوں وغیرہ سے محفوظ کر کے اُن کی معاشرتی و اخلاقی اصلاح کرے۔ سو الحمد للہ اس مقصد کے لئے قادیان سے "المبشر" کا اجراء کیا جائیگا۔

یہ رسالہ نہ صرف طلبار کی مذہبی و اخلاقی اصلاح بلکہ ان کی تعلیمی و ادبی ضروریات بھی پوری کرے گا۔ بچوں کیلئے کہانیوں اور دلچسپ مضامین کا پورا اہتمام ہوگا۔ پس احباب اپنے بچوں کیلئے اور سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے طلبار و طالبات کے لئے یہ رسالہ جاری کروائیں۔ اس سے نہ صرف اُن کی زندگی سُدھرے گی۔ بلکہ ادبی اور علمی ذوق بھی پیدا ہوگا۔ جو آجکل تعلیمی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے:۔

رسالہ کا شبلی نمبر شائع ہوگا جس میں تمام مضامین ہماری جماعت کے نوجوان کہنہ مشق ادیب و جرنلسٹ جناب عبد الرحیم صاحب شبلی بی کام کے ہوں گے۔ یہ مرقع مضامین اپنی نظیر آپ ہوگا۔ قیمت صرف چھ آنہ مع محصول ڈاک ہوگی۔ حجم ۱۰۰ صفحات۔ ٹائیٹل آرٹ پیپرز رنگین۔ مفصل اعلانات الگ مطالعہ فرماویں:۔

"المبشر" کی سالانہ قیمت بیرون قادیان اصحاب سے ڈیڑھ روپیہ۔ اور مقامی اصحاب سے صرف ایک روپیہ لی جائیگی۔ مفصل حالات دفتر المبشر الحکم سٹریٹ قادیان سے دریافت فرماویں۔ نمونہ مفت

ملنے کا پتہ

منیجر دفتر "المبشر" قادیان

وصیت

۶۵۱ مسماۃ امۃ اللہ صاحبہ زوجہ شیخ محمد سعید صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔

اسوقت میری ماہوار آمد چار روپیہ کے قریب ہے۔ جس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کراتی رہونگی۔ نیز اسوقت میری جائداد بصورت زیور صرف ایک سو روپیہ ہے۔ اس کا دسواں حصہ مبلغ عه اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرادونگی۔ نیز وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرا مہر بذمہ شوہر کچھ نہیں ہے:۔

گواہ شد:۔ بقلم خود شیخ محمد سعید:۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا امۃ اللہ

گواہ شد:۔ فخر الدین ملتانی مالک کتاب گھر قادیان بقلم خود

کیل؟ چھائیاں؟ پھنسیاں؟ بدصورتی؟

"فیسرین" رجسٹرڈ

اِن سب کو ہمیشہ کے لئے دُور کر دے گی۔ اور آپ کو دائمی خوبصورتی بخشے گی۔ "فیسرین" جلد اور چہرے کی تمام بیماریوں کا سو فیصدی کامیاب علاج ہے۔ محترمہ بیگم صاحبہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے لاہور سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"میرے خاندان میں متعدد بیبیوں نے فیسرین استعمال کی۔ اور اسے مہاسوں، چھائیوں وغیرہ کے لئے اکسیر پایا۔ جلد کو نرم رکھنے کے لئے بھی یہ نہایت مفید ہے۔"

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

(اہل قادیان سلطان برادرس جنرل مرچنٹ سے خرید فرمائیں)

فیسرین سنو

دن کے سنگار اور محافظت حسن کیلئے خوشبودار فیسرین سنو سے بڑھ کر کوئی سنو نہیں۔ یہ جلد کو ملائم کرتی ہے خوبصورتی کو بڑھاتی ہے۔ جلن کو دُور کرتی ہے۔ فیسرین رجسٹرڈ کے ساتھ اس کا استعمال ازحد مفید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸/)

محصولڈاک بذمہ خریدار ؛

فیسرین آٹو

یہ رُوح پرور۔ جانفزا۔ فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے۔ قیمت چھوٹا سائز آٹھ آنے (۸/) بڑا سائز ایک روپیہ (عہ/)

عورتوں کی تندرستی کی مُحافِظ

UTRONE

یُوٹروُن R.g.d

طبقہ نسواں کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے۔ یہ ایام ماہواری کی خرابیوں کو مثلاً کمی خون حیض۔ زیادتی حیض۔ بندش حیض۔ حیض کا درد یا تکلیف سے آنا۔ سیلان۔ رطوبت۔ ہسٹیریا و باؤگولہ۔ درد سر درد کمر۔ درد پیڑو وغیرہ کا شرطیہ علاج ہے ؛

یُوٹروُن رجسٹرڈ مستورات کے لئے بہترین مقوی ٹانک ہے۔ اور بے اولاد بیبیوں کو با اولاد کرنے میں اکسیر سے کم نہیں۔ خوراک قلیل۔ ذائقہ شیریں ؛

قیمت دو روپیہ (عـــہ/)

محصولڈاک بذمہ خریدار ؛

ملنے کا پتہ

فیسرین فارمیسی مقام مکتسر ضلع فیروزپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کٹائی کی بیل

یہ بیل بچوں کے فراک وغیرہ پر نہایت دیدہ زیب ہوگی۔ ڈی۔ ایم۔ سی کاٹن سے کٹاؤ کاج کی مانند تیار کرکے کپڑا کاٹ لیجئے۔ جس قدر بیل درکار ہو۔ سلسلہ وار ٹریس کر لیجئے ؎

(ممتاز اختر دختر منشی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان)

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کے لیے قادیان سے شائع کیا۔